سوال

(280)زمانے کو گالی دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا یہ حدیث ہے کہ (لَا تَسُبُّوا الدَّهرَ فَأَنَا الدَّهرُ أُقَلِّبُ ...الخ)

''زمانے کو گالی نہ دو۔ میں ہی زمانہ ہوں... ''اگر یہ حدیث ہے تو کیا یہ صحیح حدیث ہے؟ اور اس کا مطلب کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قَالَ اللّٰہ تَعَالٰی یُؤذِینِیْ ابنُ آدَمَ یَسُبُّ الدَّھرَ وَأَنَا الدَّھرُ أَقَلِّبُ الَّیلَ وَالنَّھَارَ)

''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ابن آدم مجھے ایذا پہنچاتا ہے، وہ زمانے کو گالی دیتا ہے اور میں ہی زمانہ ہوں، رات اور دن کو بدلتا ہوں''

(لَا تَسُبُّو الدَّھرَ فَإِنَّ اللّٰہ ھُوَ الدَّھرُ)

''زمانے کو گالی دو کیونکہ اللہ ہی زمانہ ہے۔''

اس حدیث کی تشریح میں امام بغوی 'فرماتے ہیں: ''عربوں کی یہ عادت تھی کہ وہ مصیبت کے وقت زمانے کو برا بھلا اور گالی دیتے تھے۔ کیونکہ وہ مصیبتوں اور تکلیفوں کو زمانے کی طرف منسوب کرتے تھے۔ وہ کہتے تھے ''فلاں شخص کو زانے کی چوٹیں پڑیں اور فلاں قبیلے کو زمانے نے تباہ کر دیا۔''چونکہ وہ مصائب کو زمانے کی طرف منسوب کرتے تھے 'لہٰذا وہ ان حوادث کو فاعل کو برا بھلا کہتے تھے۔ اس طرح وہ گالی اصل میں اللہ تعالیٰ کو دی جاتی تھی، کیونکہ ان واقعات کا فاعل حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہے (نہ کہ زمانہ جسے وہ اپنے خیال میں مصیبت کا سبب قرار دے رہے تھے)۔ اس لئے انہیں زمانے کو گالی دینے سے منع کر دیا گیا۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ